بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

Part-I [Introduction to Al-Quran]

(قرآن مجید کا تعارف)

May 17

2023

عنوانات:

اِس حصے میں درجہ ذیل عنوانات شامل ہیں۔

- A1 آسمانی مذاہب کی تاریخ (History of the Heavenly Religions)
- A2 اسلامی عقائد/ارکانِ ایمان (Islami Aqayed/Islamic Beliefs)
- A3 عبادات/ارکانِ اسلام (Ebaadaat/Worships)
- B قرآن پاک کی تاریخ (History of the Holy Quran)

◄ A1- آسمانی مذاہب کی تاریخ

(History of the Heavenly Religions)

مذہب کی تعریف

قرآنی تعلیمات کی رو سے مذہب کی تعریف:

- "مذہب اُن ہدایات اور احکامات کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے وقت کے نبی کو جبرائیلؑ کے ذریعے ارسال فرمائیں تاکہ اُنہیں اپنی امّت کو پہنچائے اور امّت اُن پر عمل کرکے اپنی دنیا و آخرت کی زندگی کو بہتر بنا سکے"۔

(یا مختصراً)

"اللہ تعالیٰ کے ہدایت کردہ ایسے اُصول، جن پر عمل کرکے انسان اپنی دنیا و آخرت کی زندگی کو بہتر بنا سکے، مذہب کہلاتا ہے"۔

پروفیسر ٹیلر کے نزدیک مذہب کی تعریف:

- "پروفیسر ٹیلر کے نزدیک روحانی ہستیوں پر ایمان مذہب کہلاتا ہے"۔

انتباہ/نوٹ ! (مذہب کے عنوان سے) پروفیسر ٹیلر کی مذکورہ تعریف مذہب کے دائرہ کار کو محدود کرتا ہے۔ ایک تو پروفیسر ٹیلر مذہب کو صرف روحانی ہستیوں تک محدود کرتا ہے اور دوسرا وہ اُن ہستیوں پر صرف ایمان کی بات کرتا ہے۔ جبکہ مکمل دائرہ کار کا حامل تعریف وہی ہے جو قرآنی تعلیمات کے رو سے دیا گیا ہے۔

مذہب کی تقسیمات

ویسے تو قرآنی تعلیمات کی رو سے مذہب صرف وہ ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اور وحی پر مبنی ہو۔ جیسے پہلے زمانے میں یہودیت اور عیسائیت تھی، اور اب اسلام ہے۔ لیکن لوگوں میں سے چند لوگ ایسے بھی گزرے ہیں جنہوں نے خود سے مذاہب بنالئے ہیں اور وہی مذاہب لوگوں میں مشہور ہو چکے ہیں۔

لہٰذا تمام مروّجہ مذاہب، جو لوگوں میں مذہب کے نام سے مشہور ہیں، دو اقسام پر ہیں:

1۔ الہامی مذاہب: "وہ مذاہب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں، اور وحی پر مبنی ہوں"۔

- اِنہیں آسمانی مذاہب بھی کہتے ہیں۔
- اِن مذاہب کی آسمانی حیثیت ثابت شدہ ہے۔

جیسے: پہلے زمانے میں یہودیت اور عیسائیت تھی، اور اب اسلام ہے۔

2۔ غیر الہامی مذاہب: "وہ مذاہب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوں، اور وحی پر مبنی نہ ہوں، بلکہ انسانوں نے خود بنا لئے ہوں"۔

- انہیں غیر آسمانی مذاہب بھی کہتے ہیں۔
- اِن مذاہب کی آسمانی حیثیت غیر ثابت شدہ ہے۔
- یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے علاوہ باقی سارے مذاہب غیر الہامی ہیں۔

جیسے: آریائی مذاہب اور منگولی مذاہب؛ بدھ مت، ہندومت، قادیانیت وغیرہ

نوٹ: یہ بات یہاں قابل ذکر ہے کہ الہامی مذاہب میں اسلام سے پہلے یہودیت مذہب اُس وقت تک قابل قبول تھی جب عیسائیت نہیں تھی۔ عیسائیت کے آنے سے یہودیت منسوخ ہو گئ تھی۔ اور اسلام کے آنے سے اب یہودیت اور عیسائیت دونوں منسوخ ہو چکے ہیں اور اب صرف اسلام ہی عنداللہ آخری اور واحد قابل قبول مذہب ہے۔ جبکہ غیر الہامی مذاہب کی، کسی بھی زمانے میں بھی، اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا وعدہ نہیں۔

یہودیت (کی تاریخ)

یہودیت کا تعارف:

- یہودیت یہودیوں یا بنی اسرائیل کا مذہب تھا۔
- بنی اسرائیل حضرت یعقوبؑ کی اولاد میں سے تھے۔
- جب حضرت موسیٰؑ کو نبوت ملی تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ کے پیروکار بنے۔
- حضرت موسیٰؑ سے قبل بنی اسرائیل خاندانی دیوتاؤں، پتھروں، درختوں اور جانوروں کی عبادت کرتے تھے اور کثرت پرستی کا شکار تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی مختصر حالاتِ زندگی:

پیدائش اور بچپن کا زمانہ:

- موسیٰؑ کے والد کا نام عمران اور والدہ کا نام یوکابر تھا۔
- پیدائش کے بعد آپؑ کی والدہ نے آپؑ کو ایک صندوق میں محفوظ کرکے سمندر میں ڈالا، جو فرعون کے شاہی محل میں پہنچ گیا۔
- فرعون کی بیوی، آسیہ، نے فرعون کو مشورہ دیا کہ ہماری نرینہ اولاد نہیں، لہٰذا ہمیں اِس معصوم بچے کو اپنے نرینہ اولاد کے طور پر پال لینا چاہیئے۔ جسے فرعون کو قبول کرنا پڑا۔ چنانچہ آپؑ کا بچپن فرعون کے شاہی محل میں گزرا۔
- موسیٰ علیہ السّلام کو دودھ پلانے کی غرض سے باری باری بہت ساری عورتوں کو اُجرت پر بُلایا گیا، لیکن موسیٰؑ نے کسی بھی عورت کا دودھ نہ پیا۔ آخرکار جب آپؑ کی ماں کو محل پر بُلایا گیا تو موسیٰؑ نے اپنی ماں کا دودھ پی لیا، اور اس طرح موسیٰؑ کی دوبارہ ملاقات اپنی والدہ کے ساتھ ممکن ہو سکی۔

جوانی، نبوّت اور معجزات:

- فرعون موسیٰؑ کے مصری قوم پر ظلم کرتا تھا، جو موسیٰؑ کو ناگوار گزرتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپؑ نے اپنے ایک مصری بھائی کا بدلہ لیتے ہوئے فرعون کے ایک شخص کو مکّہ مارا، جس سے اُس کی جان نکل گئی۔ اِس سے حالات آپؑ کے لئے کشیدہ ہو گئے اور آپؑ کو وہاں سے دور جانا پڑا۔
- جوانی کے دِنوں میں ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السّلام طور کی جانب جا رہے تھے کہ آپؑ نے آگ کی روشنی دیکھی۔ آپؑ اُس طرف چل پڑے تو آپؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ میں تیرا پروردگار ہوں۔ چنانچہ آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے نبوّت سے نواز دیا۔
- اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو دو معجزے عطا فرمائے تھے۔ ایک عصا کا معجزہ تھا اور دوسرا معجزہ ید بیضاء کا تھا۔

فرعون کو دعوت اور اِس کا نتیجہ:

- نبوّت ملنے کے بعد موسیٰؑ فرعون کے پاس واپس پہنچے اور اُس کے سامنے اپنی نبوت کا اظہار کیا اور اُسے اللہ تعالیٰ کا پیغام سُنایا۔ اِس پر فرعون کو بہت غصّہ آیا اور اُس نے موسیٰؑ کے مقابلے میں شہر کے مایہ ناز جادوگروں کو جمع کیا۔ لیکن جادوگروں کو خوب شکست ہوئی اور انہوں نے موسیٰؑ پر ایمان لایا۔ اس پر فرعون کی دشمنی مزید بڑھ گئی اور اُس نے موسیٰؑ اور اُس کی قوم کے خلاف ایک لشکر تیار کیا۔

- اپنی حفاظت کے غرض سے موسیٰؑ اپنی قوم کے ہمراہ ایک دریا کے جانب چل پڑے، جن کے پیچھے فرعون کا لشکر بھی آ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو اپنی قوم کے ہمراہ بحفاظت دریا پار کروا کے وادی سینا میں پہنچا دیا جبکہ فرعون کو اُس کے قوم کے ساتھ پانی میں غرق کر دیا۔

وادی سینا میں بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے انعامات:

- موسیٰؑ اور آپؑ کی قوم چونکہ اپنے گھر بار اور ذرائع معاش کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرکے وادی سینا میں پہنچ گئے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دو انعامات، مَن اور سلوٰی کے بر وقت اور تازہ طعام، سے نوازا تھا۔

شرک اور ناشکری کی وجہ سے بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کا عذاب:

- موسیٰؑ جب اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے 40 دِن کے قیام کے لئے کوہِ طور پر تشریف لے گئے، تو اِس عرصہ میں بنی اسرائیل نے سامری کے کہنے پر ایک بچھڑے کی عبادت کی۔ چنانچہ عذاب کے طور پر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو وادی سینا میں 40 سال تک اس طرح قید رکھا کہ وہ بیابانوں میں سرگرداں پھرتے رہے اور کسی منزل کو پہنچ نہ پاسکتے تھے۔ آخر کار 40 سال کے بعد اللہ تعالیٰ کے عذاب کا فیصلہ ختم ہوا اور بنی اسرائیل کنعان میں پہنچ گئے۔

کنعان میں ہارونؑ اور موسیٰؑ کی وفات:

- موسیٰ علیہ السّلام اپنے بھائی حضرت ہارونؑ کے ساتھ کنعان میں ایک عرصہ کے لئے رہے۔ جس کے بعد پہلے ہارونؑ کا انتقال ہوا اور پھر موسیٰؑ انتقال کر گئے۔

یہودیوں کی مذہبی تقریبات و رسوم:

1. سوختی قربانی: یہود کے معابد میں ہر وقت آگ جلتا تھا اور وہ صبح شام ایک قربانی اس عقیدے کے ساتھ کرتے تھے کہ اس طرح اُن کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔ اِس قربانی کو وہ سوختی قربانی کہتے تھے۔
2. سبت: سبت یہود کا ایک ہفتہ وار تہوار تھا، جس کا تعلق چاند سے تھا۔ اِس موقع پر قدیم یہودی اپنے کاروبار سے کنارہ کش ہو جاتے اور جنگ سے گُریز بھی کرتے۔
3. 7 ویں سال کا رسم: ہر ساتویں سال زمین بِلا کاشت چھوڑ دی جاتی۔
4. 49 ویں اور 50 ویں سال کا رسم: ہر 49 ویں اور 50 ویں سال یہود اپنے غلاموں کو آزاد کرتے اور زمینوں کو اصل مالکان کے حوالے کر دیتے۔

5. عیدِ فصیح: مصریوں سے رہائی کے یادگار کے طور پر یہودیوں کے ہاں ایک عید منائی جاتی تھی، جسے وہ عیدِ فصیح کہتے تھے۔
6. یومِ خمسین: عید فصیح کے بعد 50 ویں دِن یہود ایک رسم مناتے تھے جسے یومِ خمسین کہتے تھے۔
7. پوریم: ہر سال 11 فروری کو ہامان کے ہاتھ سے بچ جانے کی خوشی میں یہود ایک رسم مناتے تھے، جسے پوریم کہتے ہیں۔
8. یومِ ہاتنز موت: موجودہ یہود (اسرائیل) فلسطین میں اپنی سلطنت قائم کرنے کے دِن سے ہر سال اُس دِن کے آنے پر ایک رسم مناتے ہیں، جو یومِ ہاتنز موت کہلاتا ہے۔

یہودیوں کا طریقۂ عبادت:

- یہودی تین طریقوں سے عبادت کرتے تھے۔ 1۔ قربانی 2۔ دُعا 3۔ روزہ
- اِس کے علاوہ یہود کے مجالس کو بھی عبادت کی حیثیت حاصل تھی۔

یہودیوں کی مذہبی کتاب:

- جدید عیسائیوں نے یہودیوں کی مذہبی کتابوں اور زبور شریف، جو کہ حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی تھی، کو مجموعی طور پر "عہدِ قدیم" یا Old Testament کا نام دیا ہوا ہے۔ یہودیوں کی مذہبی کتاب 24 مقدّس صحیفوں پر مشتمل ہے۔ یہ درج ذیل تین اجزاء میں منقسم ہے: --- (نوٹ: چھوٹی کتاب کو صحیفہ کہتے ہیں)

1)۔ **تورات**: تورات عہدِ قدیم کا پہلا جُز ہے، جو اپنی اصلی حالت میں موسیٰؑ پر نازل ہوا تھا۔ اصل تورات درج ذیل 5 صحیفوں پر مشتمل تھا، جسے صحائفِ خمسہ یا صحائفِ موسیٰؑ کہتے ہیں:

(تکوین[1]، خروج[2]، لاوئین[3]، اعداد[4]، تثنیہ[5])

2)۔ **صحائفِ انبیاء**: عہدِ قدیم کا دوسرا جُز صحائفِ انبیاء ہے، جو 8 صحیفوں پر مشتمل ہے اور درج ذیل دو اقسام میں منقسم ہے:

1۔ انبیائے اوائل: (یوشع[6]، قضاۃ[7]، سموئیل[8]، ملوک[9])

2۔ انبیائے اواخر: (اشعیاہ[10]، ارمیا[11]، حزقیال[12]، انبیائے اصاغر[13])

3)۔ **صحائفِ مقدّسہ**: عہدِ قدیم کا تیسرا جُز صحائفِ مقدّسہ کے نام سے مشہور ہے، جو 11 صحیفوں پر مشتمل ہے اور درج ذیل تین اقسام میں منقسم ہے:

1۔ صحفِ اشعار: (مزامیر[14]، امثال[15]، ایوب[16])

2۔ مجلاتِ خمسہ: (نشید الانشاد[17]، راعوت[18]، مراثی[19]، کتاب جامعہ سلیمان[20]، استیر[21])

3۔ بقیہ صحائف: ('دانیال، عزرا اور انحمیا' پر مشتمل ایک صحیفہ[22]، 'ایام' سے متعلق دو صحیفے[23،24])

اصل قدیمی تورات کی مذہبی حیثیّت:

- قدیم تورات اپنی اصلی حالت میں اللہ تعالیٰ کی ایک مقدّس کتاب تھی اور موسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی۔ وہ ایک آسمانی کتاب تھی اور نسخ سے پہلے اپنے وقت کے بنی اسرائیل یا یہودیوں کے لئے ذریعۂ نجات اور معیارِ عمل تھا۔ اس عقیدے کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں رہ سکتا۔

موجودہ تورات کی حالت اور مذہبی حیثیّت:

- جدید تحقیق کے مطابق موجودہ تورات انسانی خیالات، رائے زنی، خلط ملط اور ترمیمات کا شکار ہونے کی وجہ سے مزید اپنی اصلی حالت میں نہیں رہا، جس کی وجہ سے اب موجودہ تورات کی حیثیت اصل تورات جیسی نہیں۔ یعنی موجودہ تحریف شدہ تورات کو مُنزَّل مِنَ اللہ ماننا درست نہیں۔
- مزید یہ کہ نزولِ قرآن مجید کے بعد تمام گزشتہ مذہبی کتابیں عمل کے اعتبار سے منسوخ ہو چکی ہیں۔ اُن کی اصلی حالت کی مذہبی حیثیت اب صرف ماننے کی حد تک محدود ہے، جبکہ عمل کے اعتبار سے اب قیامت تک صرف قرآنِ مجید ہی پر عمل کیا جائے گا اور اَب قرآن مجید ہی اللہ تعالیٰ کو واحد قابل قبول آسمانی کتاب ہے۔

عیسائیت (کی تاریخ)

عیسائیت کا تعارف:

- عیسائیت عیسائیوں کا مذہب تھا، جن کے پیغمبر حضرت عیسیٰؑ تھے۔
- حضرت عیسیٰؑ کی نبوت سے پہلے یہ لوگ حضرت موسیٰؑ کی تعلیمات پر عمل پیرا تھے۔

عیسیٰؑ سے قبل یہودیوں کی مذہبی حالت اور جماعتیں:

حضرت عیسیٰؑ سے قبل یہود عقائد کے لحاظ سے درج ذیل جماعتوں میں بٹے ہوئے تھے:

1۔ صدوقی: یہ لوگ منکرینِ آخرت تھے اور سمجھتے تھے کہ انسان کے اعمال کا بدلہ اُسے اِسی دُنیا میں مل جاتا ہے۔
2۔ فریسی: یہ لوگ عقیدہ آخرت کے قائل تھے لیکن دُنیا کے جائز لذّات و خواہشات سے منکر تھے۔ یہ لوگ آبادیوں سے الگ خانقاہوں میں زندگی بسر کرتے تھے، جہاں اِن پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اِن کی خانقاہیں ہر قسم کی بدکاری کے مراکز بن گئیں۔
3۔ کاہن: یہ لوگ مذہبی رسوم ادا کرتے اور عبادت خانوں کی خدمت کرتے تھے۔ اِن کی حالت یہ ہو گئی تھی کہ اِس کام کو اِنہوں نے تجارتی کاروبار بنالیا تھا۔ یعنی ہر رسم اور خدمت پر نذرانے لیتے اور اپنی تصنیفات کو کتابِ الٰہی کا درجہ دیتے تھے۔
4۔ احبار اور فقیہ: اِن لوگوں کی عوامی مقبولیت زیادہ تھی کیونکہ یہ مذہب کے اجارہ دار سمجھے جاتے تھے۔ یہ لوگوں کو بھاری رقوم کے بدلے جنّت کی ضمانت دیتے، حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھرادیتے اور لوگوں کو یہ تاثر دیتے تھے کہ حلال و حرام وہی ہیں جسے ہم خود اپنے اوپر حلال یا حرام ٹھراتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے مختصر حالاتِ زندگی:

پیدائش اور بچپن کا زمانہ:

- قرآنی تعلیمات کے مطابق عیسیٰؑ کی والدہ کا نام مریمؑ تھا۔
- اللہ تعالیٰ نے مریمؑ کے پاس ایک فرشتے کو آدمی کی صورت میں بھیجا، جس نے مریمؑ سے کہا کہ میں پروردگار کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تاکہ اللہ کے حکم سے تمہیں ایک پاکیزہ لڑکا بخشوں۔ مریمؑ نے کہا، "یہ کیسے ممکن ہے؟ کیونکہ مجھے کسی بشر نے چُھوا تک نہیں اور میں بدکار بھی نہیں"۔ فرشتے نے کہا، "تمہارے پروردگار کے لئے یہ آسان ہے"۔ چنانچہ عیسیٰؑ کی پیدائش بغیر باپ کے پیدا ہوئی۔
- جب لوگوں کو اِس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے مریمؑ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ نہ تو تیرا باپ بداطوار آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی۔ اِس پر مریمؑ نے بچے کی طرف اشارہ کیا تو آپؑ نے معجزانہ باتیں شروع کئیں اور اپنی ماں کی صفائی پیش کرتے ہوئے فرمایا، "میں خُدا کا بندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تعلیم دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے"۔
- حضرت عیسیٰؑ نے معمولی تعلیم گھر پر حاصل کی اور صبح شام کی عبادت کے متبرک طریقے اور اُصول اپنے گھر ہی میں سیکھ لئے۔ آپؑ مروّجہ سبت کی مجالس میں نہایت پابندی کے ساتھ شریک ہوتے رہے اور 12 سال کی عمر میں اپنی والدہ اور یوسف کے ہمراہ یروشلم تشریف لے گئے۔ وہاں آپؑ ہیکل پہنچ گئے اور استادوں کے درمیان بیٹھ کر اُن کے ساتھ مذہبی گفتگو کرنے لگے۔ آپؑ نے اُن سے سوالات بھی کئے، جس پر حاضرین بہت حیران ہوئے۔ اس مجلس کے

بعد آپؑ کو احساس ہوا کہ مذہبی رہنما مقدّس قانون کی تشریح نہایت مشکل زبان میں کرتے ہیں جسے عام آدمی سمجھ ہی نہیں پاتے۔

<u>جوانی اور نبوت کا زمانہ:</u>

- یوسف کے انتقال کے بعد مریمؑ اپنے مائیکے کنعان چلی گئی، جہاں آپؑ نے بڑھئی کا پیشہ اختیار کیا۔ اِس کے ساتھ ساتھ آپؑ مذہبی مجالس میں شرکت بھی پابندی کے ساتھ کرتے رہے۔ آپؑ نے لوگوں کے سامنے مذہبی قانون کو نہایت آسان انداز میں بیان کیا، جس پر آپؑ لوگوں میں بہت مقبول ہوگئے اور لوگوں نے آپؑ کو استاد کا لقب دیا۔
- 30 سال کی عمر میں آپؑ نے بپتسمہ کیا۔ اسی زمانے میں آپؑ کی پیغمبری کا آغاز ہوتا ہے۔ آپؑ 40 دن تک یہودیہ کے ریگستانی علاقے میں غور و فکر کرتے رہے جس دوران انسانی برادری اور مکمل امن اور انصاف کی اہمیت آپؑ کے ذہن میں اتر گئی۔
- عیدِ فصیح کے موقع پر جب آپؑ دوبارہ یروشلم تشریف لے گئے، تو آپؑ نے وہاں دیکھا کہ لوگ بیت المقدّس کے اندر نہ صرف خرید و فروخت کر رہے ہیں بلکہ صحن کو مویشیوں سے بھی بھر دیا ہے اور نہایت شور اور بے حرمتی ہے۔ آپؑ سے یہ برداشت نہ ہو سکا اور تمام جانوروں کو صحن سے نکال باہر کیا اور روپیوں کا لین دین کرنے والوں کی میز الٹ کرکے بلند آواز سے فرمایا، "خُدا کا گھر بازار مت بناؤ"۔ اس پر کاہنوں کو بہت غصّہ آیا لیکن عیسیٰؑ کی عوامی مقبولیت کی وجہ سے انہیں خاموش رہنا پڑا۔
- یروشلم سے واپسی کے بعد آپؑ نے باقاعدہ تبلیغِ دین کا آغاز کردیا لیکن مقامی لوگوں کی اکثریت نے آپؑ کا مذاق اُڑایا۔ چنانچہ آپؑ 'کیپر نوم' نامی گاؤں چلے گئے جہاں کے باشندے آپؑ کے معتقد ہوگئے۔ آپؑ نے کیپر نوم کی پہاڑی سے ایک بڑے مجمع کو خطاب کیا، جس میں آپؑ نے اپنی تعلیمات کو خوب بیان کیا۔ اِس کے بعد آپؑ نے اپنی تعلیمات کی اشاعت یہودیہ میں شروع کی۔ یہودیہ میں آپؑ کے خلاف مخالفین نے سازشیں کئیں اور آپؑ کے خلاف بغاوت کا ایک مقدمہ بھی چلایا۔

<u>حضرت عیسیٰؑ کے خلاف یہود کی سازشیں اور مخالفت:</u>

آپؑ کی تعلیمات کی اشاعت میں یہودی علماء کو اپنی موت نظر آنے لگی۔ اور انہوں نے عیسیٰؑ کو ناکام بنانے کے لئے مختلف وجوہات بنا کر مخالفت شروع کردی، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1۔ سخت کلامی: عیسیٰؑ نے ایک مرتبہ یہودیوں کو سخت اور غضبناک کلام سے مخاطب کیا تھا، جو یہودیوں کو بہت بُرا لگا تھا۔

2۔ سبت کو اہمیت نہ دینا: یہود کا اعتراض تھا کہ آپؑ سبت کو اہمیت نہیں دیتے اور سبت کی بے حرمتی کرتے ہیں۔

3۔ شاگردوں کی ظاہری طہارت سے پرہیز: یہود کو اعتراض تھا کہ آپؑ کے شاگرد بغیر دھوئے کھانا کھانے لگ جاتے ہیں۔

4۔ یروشلم کی تباہی کے لئے بددُعا: یروشلم یہودیوں کا مقدّس شہر تھا جس کی تباہی کے لئے آپؑ نے ایک موقع پر غصّے میں آکر بددُعا کی تھی۔

5۔ خود کو خدا کا بیٹا کہنے کا الزام: یہود نے آپؑ پر یہ الزام لگایا تھا کہ آپؑ نے خود کو خدا کا بیٹا کہا ہے۔

6۔ اخوت اور مساوات کی تعلیم: آپؑ اخوت اور مساوات کی تعلیم دیتے تھے جبکہ فریسیوں کو غیر یہودیوں، غریب اور نچلے طبقہ کے لوگوں کے ساتھ میل جول پسند نہ تھا۔ نیز حکمران طبقہ کو بھی اخوت اور مساوات کی تعلیم ناگوار تھی۔

7۔ نئی حکومت قائم کرنے کا الزام: یہود نے یہ الزام بھی لگایا کہ عیسیٰؑ تخت کے وارث ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور ایک نئی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

یہود کی سازشوں اور مخالفت کا نتیجہ:

- درج بالا الزامات کو بنیاد بنا کر مخالفین نے عیسیٰؑ پر کفر اور بغاوت کا الزام لگایا۔ اُنہوں نے حکومتِ وقت کو عیسیٰؑ کے خلاف اکسایا۔ اور فریسیوں اور احبار کے اصرار اور دباؤ کی وجہ سے حکومت نے آپؑ کے خلاف پھانسی کا حکم سُنایا۔

عیسیٰؑ کو پھانسی کرنے سے متعلق حقیقت:

- عیسیٰؑ ایک کمرے میں موجود تھے جہاں آپؑ کی گرفتاری کے لئے ایک جاسوس کو بھیجا گیا۔ وہ جاسوس جب کمرے میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے عیسیٰؑ کا ہم شکل بنادیا اور عیسیٰؑ کو اوپر زندہ اُٹھالیا۔ جب عیسیٰؑ کا ہم شکل جاسوس ڈر اور حیرانگی کی حالت میں اکیلا باہر نکلا، تو لوگوں کو شک ہوا کہ اگر یہ عیسیٰؑ ہیں تو پھر جاسوس کہاں ہے؟ اور اگر یہ جاسوس ہے تو عیسیٰؑ کہاں غائب ہوا؟ تاہم اِس شک کے باوجود حکومت نے عیسیٰؑ کے ہم شکل جاسوس کو پکڑ کر سولی پر چڑھایا اور اُسے پھانسی دے کر یہ افواہ پھیلائی کہ حکومت نے عیسیٰؑ کو پھانسی دی ہے۔

- قرآنی تعلیمات کے مطابق عیسیٰؑ کو نہ سولی پر لٹکا دیا گیا ہے نہ اُسے پھانسی دے کر قتل کیا جاچکا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو زندہ آسمان کی طرف اُٹھالیا ہے۔ یہ معاملہ عیسائیوں کے لئے مشتبہ کر دیا گیا ہے اور جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں، وہ درحقیقت شک میں مبتلا ہیں، اور اُن کے پاس کوئی سند نہیں۔ قربِ قیامت میں آپؑ دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے اور شریعتِ محمدی ﷺ کے تحت اپنی باقی زندگی گزاریں گے۔

<u>عیسائیوں کے دو مذہبی رسومات</u>:

- <u>بپتسمہ</u>: یہ عیسائیوں کا پہلا اور لازمی رسم ہوتا ہے جو تیل کی مالش، عیسائی عقائد کے اقرار اور ایک غسل پر مشتمل ہوتا ہے۔ غسل کے بعد اُنہیں سفید کپڑے پہنا کر یہ باور کرایا جاتا ہے کہ اُن کے تمام گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ آخر میں سارے بپتسمہ پانے والے ایک چرچ کے اندر داخل ہوتے ہیں جہاں عشائے ربانی کا دوسرا رسم شروع ہو جاتا ہے۔
- <u>عشائے ربّانی</u>: بپتسمہ کے بعد یہ دوسرا لازمی رسم ہوتا ہے، جس کے لئے لوگ ایک چرچ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ چرچ کے اندر ایک پادری دُعا کرتا ہے اور باقی سب لوگ آمین کہتے ہیں۔ دُعا کے بعد حاضرین ایک دوسرے کا بوسہ لے کر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں، جس کے بعد حاضرین میں روٹی اور شراب تقسیم کی جاتی ہے۔ اِسے کھا پی کر وہ یہ عقیدہ تازہ کرتے ہیں کہ یہ روٹی (نعوذ بااللہ) عیسیٰؑ کے بدن اور شراب اُس کے خون میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

<u>عیسائیوں کے تین مشہور تہوار</u>:

1. <u>اتوار کا دِن</u>: عیسائی اتوار کا دِن مقدّس جانتے ہیں اور اِس دِن وہ گرجا گھروں میں جمع ہو کر ایک تہوار مناتے ہیں۔ (دراصل اتوار کا دِن یونانی مشرکوں کے ہاں سورج دیوتا کی پوجا کے لئے مقرر تھا۔ یہ دِن ہندوؤں میں بھی سورج دیوتا کا دِن ہے۔)
2. <u>کرسمس</u>: عیسائی 25 دسمبر کو عیسیٰؑ کی پیدائش کا دِن مانتے ہیں اِس لئے سالگرہ کے طور پر وہ ہر سال اِس دِن ایک عید مناتے ہیں، جسے انہوں نے کرسمس کا نام دیا ہے۔

3. ایسٹر: عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰؑ پھانسی کے بعد تیسرے دِن 21 مارچ، بروزِ اتوار، کو دوبارہ زندہ ہو گئے تھے۔ لہٰذا آپؑ کی احیائے ثانیہ کی خوشی میں 21 مارچ کے بعد پہلے اتوار کو عیسائی ایک عید مناتے ہیں جو ایسٹر کے نام سے مشہور ہے۔

عیسائیوں کی مذہبی کتاب:

- عیسائیوں نے زبور شریف، یہودیوں کے مذہبی کتب اور اپنی مذہبی کتابوں کو اکٹھے بائبل (Bible) میں جمع کیا ہے۔
- بائبل کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ "عہد نامہ قدیم" یا "Old Testament" ہے جو زبور شریف اور یہودیوں کے مذہبی کتب پر مشتمل ہے، جبکہ دوسرا حصہ "عہد نامہ جدید" یا "New Testament" ہے۔ جو عیسائیوں کے نزدیک اُن کے مذہبی کتب پر مشتمل ہے۔
- "عہد نامہ جدید" یا "New Testament" 27 اجزاء پر مشتمل ہے، جن کی تقسیم کچھ یوں ہے:
  - 4 اِنجیلیں: متی[1]، مرقس[2]، لوقا[3]، اور یوحنا[4] کی انجیل
  - اعمال پر مشتمل 1 کتاب: اس میں حواریوں اور پولوس کے کارنامے درج ہیں[5]۔
  - 21 خطوط:
    - پولوس کے 14 خطوط (مختلف لوگوں کے نام)[6-19]
    - پطرس حواری کے 2 خطوط[20-21]
    - یعقوب کا 1 خط[22]
    - یہودا کا 1 خط[23]
    - یوحنا کے 3 خطوط[24-26]
  - یوحنا کا 1 معاشقہ[27]

نوٹ: اوپر کی 27 کتابوں کی صحت سے متعلق عیسائی محققین کی آرائیں مختلف ہیں۔اِن میں سے بعض اگر ایک محقق کے نزدیک معتبر ہیں تو دوسرے کے نزدیک غیر معتبر۔ بعض کتابوں میں ترمیم اور اضافے کا ثبوت بھی ملا ہے۔

جدید عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث:

- جدید عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث یہ ہے کہ "خدا تین اَقانیم یعنی باپ، بیٹا اور روح المقدّس کا مجموعہ ہے"۔

- تیسرے اِقنوم سے متعلق بعض عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ تیسرا اِقنوم مریمؑ ہے، جبکہ عام عیسائیوں کے نزدیک تیسرا اِقنوم روح المقدّس ہے۔
- اس کے علاوہ اِن اقانیم میں سے ہر ایک کی انفرادی حیثیت کے متعلق بھی عیسائی فضلاء میں شدید اختلاف ہے، مثلاً:
  - عیسائیوں کے ایک گروہ کے مطابق اِن تینوں اقانیم میں سے ہر ایک الگ الگ خُدا ہے، جس کی انفرادی حیثیت مجموعی خُدا سے کم ہے۔
  - دوسرے گروہ کے مطابق اِن تینوں اقانیم میں سے ہر ایک الگ الگ خُدا ہے، جس کی انفرادی حیثیت مجموعی خُدا کے برابر ہے۔
  - تیسرے گروہ کے مطابق اِن تینوں اقانیم میں سے ہر ایک الگ الگ خُدا نہیں، بلکہ خُدا اِن کا مجموعہ ہے۔

عیسائی مذہب اور کتابوں کی موجودہ حالت اور مذہبی حیثیت:

- جدید تحقیق کے مطابق موجودہ یہودی اور عیسائی کتابیں انسانی خیالات، رائے زنی، اضافوں اور ترمیمات کا شکار ہونے کی وجہ سے مزید اپنی اصلی حالت میں نہیں رہیں۔اِس وجہ سے اب اُن کی مذہبی حیثیت متروک ہوچکی ہے۔یعنی موجودہ تحریف شدہ یہودی اور عیسائی کتابوں کو اب منزّل مِنَ اللہ ماننا درست نہیں۔
- مزید یہ کہ نزولِ قرآن مجید کے بعد اب تمام گزشتہ مذہبی کتابیں اور مذاہب عمل کے اعتبار سے منسوخ ہیں۔اُن کی اصلی قدیمی حالت کی مذہبی حیثیت اب صرف ماننے کی حد تک محدود ہے جبکہ عمل کے اعتبار سے اب قیامت تک صرف قرآنِ مجید ہی پر عمل کیا جائے گا اور قرآن مجید ہی اللہ تعالیٰ کو واحد قابل قبول آسمانی کتاب ہے۔

اسلام (کی تاریخ)

اسلام کا تعارف:

- اسلام کے لفظی معنی جھک جانے، تسلیم ہونے، سلامتی اور امن وامان کے ہیں۔ اسلام کے پیروکاروں کو مسلمان کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے پیغمبر حضرت محمّد ﷺ ہیں۔آپ ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب ہے۔
- آپ ﷺ کی نبوّت سے پہلے عیسائیت کا زمانہ تھا۔ جب آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے نبوّت سے نوازا، تو عیسائیت اور عیسائی کتب منسوخ ہوگئیں، جبکہ یہودیت اور یہودی کتب عیسائیت کے آتے ہی منسوخ ہوچکی تھیں۔تاہم ایک

مسلمان کے لئے تمام آسمانی مذاہب، انبیاء اور کتابوں پر ایمان رکھنا عقیدے کا بنیادی جُز ہے۔ لیکن عمل کے لحاظ سے معیار کی حیثیت اب صرف اسلام، یعنی قرآنِ مجید کی تعلیمات اور حضرت محمّد ﷺ کے احادیثِ مبارکہ ہی کو حاصل ہے۔

حضرت محمد ﷺ سے قبل مکّہ کی مذہبی حالت:

- حضرت محمّد ﷺ سے قبل اہلِ عرب کی اکثریت بت پرستی کا شکار تھی۔ اُن میں شرک، ظلم اور قتل و غارت جیسی بُری خصلتیں موجود تھیں۔

حضرت محمّد ﷺ کے مختصر حالاتِ زندگی:

[آپ ﷺ کی زندگی کے متعلق تفصیلی نوٹس پارٹ-: 2 "Seerat-e-Nabawi (سیرتِ نبوی ﷺ)" میں ملاحظہ کیجئے]

مسلمانوں کے مذہبی کتب:

- مسلمانوں کی آسمانی کتاب قرآن مجید ہے، جو حضرت محمّد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔

[قرآن مجید کے متعلق مزید تفصیل پارٹ-1: "History of the Holy Quran (تاریخِ قرآنِ پاک)" میں ملاحظہ کیجئے]

- قرآن مجید کے علاوہ احادیث مبارکہ کی چھ کتابوں کو بھی اسلام کے مذہبی کتب میں بڑا مقام حاصل ہے۔

[احادیث مبارکہ کے متعلق تفصیل پارٹ۔3: "Sunnat-e-Nabawi (سُنّت نبوی ﷺ)" کے نوٹس میں ملاحظہ کریں]

اسلام کے بنیادی تعلیمات:

- ✓ <u>اسلام کے بنیادی عقائد کا اقرار کرنا</u>: [تفصیل چند سطور بعد پارٹ-1: "Islami Aqaied (اسلامی عقائد)" میں ملاحظہ کیجئے]
- ✓ <u>اسلام کے بنیادی عبادات (ارکانِ اسلام) کو بجالانا</u>: [تفصیل پارٹ-1: "Abadat (عبادات)" میں ملاحظہ کیجئے]
- ✓ <u>اخلاقِ حسنہ کا برتاؤ کرنا</u>: یعنی اچھے اخلاق سیکھنا اور اُن پر عمل کرنا۔ جیسے: حقوق العباد ادا کرنا، دین سیکھنا اور سکھانا، قانون کا احترام کرنا، رزقِ حلال کمانا، قربانی دینا، درگزر کرنا، صبر واستقلال کا مظاہرہ کرنا، سچ بولنا، امانت دار ہونا، کسی کو تکلیف نہ دینا، حق پر ہوتے ہوئے جگڑا چھوڑ دینا، اپنا حق معاف کرنا، حیادار ہونا، بہادر ہونا، حب الوطنی وغیرہ
- ✓ <u>اخلاقِ رذیلہ سے اجتناب کرنا</u>: یعنی بُرے عادات و اطوار سے اجتناب اور کنارہ کشی کرنا۔ جیسے: جھوٹ، غیبت، بہتان، منافقت، حسد، تکبّر، جہالت، دھوکہ، چوری، ڈھاکہ، حرام خوری، شراب نوشی، رشوت دینا اور لینا، قتلِ ناحق، بے حیائی، زِنا، بے غیرتی، ملک دشمنی، بغاوت وغیرہ۔

◄ A2- اسلام کے بنیادی عقائد/ارکانِ ایمان

(Basic Islamic Beliefs)

ایمان اور عقیدے کا مفہوم:

- لغوی طور پر ایمان کے معنی 'ماننے' یا 'تسلیم کرنے' کے ہیں۔ کسی چیز سے متعلق مانا ہوا یا تسلیم کردہ پختہ نظریہ عقیدہ کہلاتا ہے۔ عقیدہ کی جمع عقائد ہے۔
- مذہبی نقطہ نظر سے ایمان یا عقیدے کا تصوّر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ نبوی ﷺ کے مفہوم سے واضح ہوتا ہے۔ "حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (جس وقت رسول اللہ ﷺ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا (کہ ایمان کیا ہے؟)، تو) آپ ﷺ نے فرمایا، (ایمان یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ[1]، اللہ تعالیٰ کے فرشتے[2]، اللہ تعالیٰ کی کتابیں[3]، اللہ تعالیٰ کے رسول[4]، آخرت[5]، اور اچھی اور بُری تقدیر کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا[6] مان لو"۔
- یہ مفہوم 'ایمانِ مفصّل' کے اندر بھی موجود ہے، جس میں اسلام کے 6 بنیادی عقائد (جسے ارکانِ ایمان بھی کہتے ہیں) کی نشاندہی کی گئی ہے اور پڑھنے والے کی طرف سے اُن کے ماننے کا اقرار ہے۔

اب اِن عقائد میں سے ہر ایک کو مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

اسلام کے بنیادی عقائد/ارکانِ ایمان:

1۔اللہ تعالیٰ پر ایمان [ایمان باللّٰہ]:

اللہ تعالیٰ پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ یہ حقیقت مان لی جائے کہ یہ کائنات بغیر کسی بنانے والے کے خود بخود وجود میں نہیں آئی اور نہ بغیر کسی نگران کے چل رہی ہے بلکہ ایک مرکزی اور طاقتور ذات اللہ تعالیٰ نے اِسے (اور اِس کے اندر ساری مخلوقات کو) پیدا فرمایا ہے اور اُسی کے اُصولوں کے مطابق اُسی کی نگرانی میں یہ کائنات چل رہی ہے۔ عبادت کی لائق ذات صرف اُسی کی ہے۔ وہ یکتا ہے، بے نیاز ہے، نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا، اور نہ کوئی اُس کا ہمسر ہے۔ کائنات اور اِس کے اندر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے جبکہ وہ کسی کا محتاج نہیں۔

2۔اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان [ایمان بالملائکہ]:

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ یہ حقیت مان لی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق ایسی پیدا فرمائی ہے جو نورانی ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے اور کسی نہ کسی طرح عبادت میں مشغول رہتی ہے۔ وہی کرتی ہے جس کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم مِلتا ہے۔ کبھی نافرمانی نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف کام سرانجام دینے کے لئے انہیں طاقت اور قدرت دی ہوئی ہے۔ وہ مختلف شکلیں اختیار کر سکتی ہے۔ نر و مادہ اور جنس کے تصوّر سے پاک ہے۔ اِن کے اعمال کے بدلے جنّت اور دوزخ کا تصوّر بھی نہیں۔ اِس مخلوق کو فرشتے کہتے ہیں۔

مشہور فرشتے چار (4) ہیں۔ اُن کے نام اور کام درج ذیل ہیں:

1۔ جبرائیلؑ: یہ بابرکت فرشتہ انبیائے کرامؑ کے پاس اللہ تعالیٰ کے پیغامات (وحی) لاتے تھے۔

2۔ میکائیلؑ: اِس بابرکت فرشتے کے ذمے اللہ تعالیٰ نے ہواؤں، بارش اور رزق کا انتظام لگایا ہے۔

3۔ عزرائیلؑ: اِس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکم سے ارواح قبض کرنے پر مامور کیا ہے۔

4۔ اسرافیلؑ: اِس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے وقت صور پھونکنے پر مامور کیا ہے۔ پہلی مرتبہ جب اسرافیلؑ صور پھونکیں گے تو کائنات کی ہر چیز تباہ ہو جائی گی۔ جب دوسری مرتبہ صور پھونکیں گے تو سب مخلوق دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔

درجہ بالا 4 مشہور فرشتوں کے علاوہ کچھ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی حفاظت اور اُن کے اعمال محفوظ کرنے کی ذمہ داری دی ہے۔ کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ کے عرش مبارک کو اٹھائے ہوئے ہیں جبکہ کچھ فرشتے قبر میں انسانوں سے سوالات کرنے پر مامور ہیں۔

3۔اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان [ایمان بالکتب]:

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ یہ حقیقت مان لی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی راہنمائی کے لئے جبرائیلؑ کے ذریعے انبیائے کرام کی طرف جو پیغامات بھیجے تھے وہ تحریری شکل میں کتابوں (اور چھوٹی رِسالوں، جسے صحیفے کہتے ہیں) میں محفوظ کر دئے گئے ہیں۔ یہ کتابیں الہامی یا آسمانی کتابیں کہلاتی ہیں۔ اِن کی تعداد چار ہے، جو درج ذیل ہیں:

1۔ تورات شریف: یہ مقدّس کتاب حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔

2۔ زبور شریف: یہ مقدّس کتاب حضرت داوٗد علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔

3۔انجیل شریف: یہ مقدّس کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔

4۔قرآن شریف: یہ مقدّس کتاب حضرت محمّد ﷺ پر نازل ہوئی۔

اِن الہامی کتابوں میں سے پہلی تین کتابوں میں لوگوں نے ردّ و بدل کیا ہے اور اپنی اصلی حالت میں مزید موجود نہیں، جبکہ قرآن مجید اپنے اصلی حالت میں تا قیامت محفوظ رہے گا۔اِس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔ تمام الہامی کتب کے اصلی حالت سے متعلق یہ ماننا لازمی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں۔ لیکن عمل کے اعتبار سے اب قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور صرف اِسی کے ہدایات پر عمل کیا جائے گا۔

4۔اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان [ایمان بالرُّسُل]:

اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ یہ حقیقت مان لی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی راہنمائی کے لئے اُنہی میں سے تقریباً 1,24,000 جلیل القدر انسانوں کی یہ ذمہ داری لگائی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات لوگوں میں بیان کریں گے۔ یہ جلیل القدر انسان پیغمبر کہلائے۔اِن میں سے بعض کو الہامی کتابیں یا صحیفے ملے اور رسول کہلائے۔اور اکثر نے اپنے وقت کے الہامی کتب اور صحف کی تعلیمات کے مطابق لوگوں کی اصلاح جاری رکھی اور نبی کہلائے۔ تمام پیغمبر گناہوں سے پاک تھے۔ پہلے پیغمبر حضرت آدمؑ تھے، جبکہ آخری پیغمبر حضرت محمّد ﷺ ہیں۔ قیامت تک اَب سارے انسانوں پر حضرت محمّد ﷺ کی پیروی واجب ہے۔

5۔آخرت پر ایمان [ایمان بِالآخِرَۃ]:

آخرت پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ یہ حقیقت مان لی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے دُنیاوی اعمال کا بدلہ دینے کے لئے موت کے بعد ایک دوسری نہ ختم ہونے والی زندگی بنائی ہے، جو آخرت کہلاتی ہے۔آخرت میں لوگوں کے اچھے اعمال کا اچھا بدلہ دیا جائے گا اور بُرے اعمال کا بُرا بدلہ دیا جائے گا۔

روح نکلنے سے لے کر اسرافیلؑ کے صور پھونکنے تک کی اُخروی زندگی برزخی زندگی کہلاتی ہے۔برزخی زندگی کے بعد ہر انسان ایک خطرناک اور لمبے دِن سے گزرے گا جسے قیامت کا دِن کہتے ہیں۔ قیامت کے بعد اچھے لوگوں کا ٹھکانا ہمیشہ کے لئے جنّت ہو جائے گا جہاں وہ ہر وقت خوش رہیں گے اور بُرے لوگوں کا ٹھکانا جہنّم ہو جائے گا جہاں وہ ہر وقت تکلیف میں ہوں گے۔

6۔ تقدیر پر ایمان [ایمان بالقدر]:

تقدیر پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ یہ حقیقت مان لی جائے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کا رزق اور اُن کی زندگی میں آنے والے خیر و شر کے تمام واقعات اُن کی پیدائش سے پہلے ہی اندازہ کرکے لکھ چکا ہے۔

تقدیر کے لغوی معنی مقرر کرنے اور اندازہ کرنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کے بارے میں ہر قسم کا علم ہےاور اللہ تعالیٰ غیب کی باتیں بھی جانتے ہیں۔ مستقبل میں کون کیا کرے گا؟ یہ اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ہمارا پالنے والا ہے، لہٰذا اُس نے ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہماری تمام ضروریات کو ایک حساب اور اندازے کے بعد مقرر کرکے لکھ دیا ہے۔ تقدیر دو اقسام پر ہے:

1۔ **تقدیرِ مُبرم**: وہ تقدیر جس کو ٹالنے یا بدلنے میں انسان کو کوئی اختیار حاصل نہ ہو۔ جیسے:

- ہمارے وجود کا لکڑی کے بجائے گوشت اور ہڈی سے بنا ہونا،
- آسمان کا ہمارے اوپر ہونا اور زمین کا نیچے ہونا،
- سورج کی روشنی میں گرمی کا اثر ہونا،
- آگ میں جلانے کا اثر ہونا اور برف میں ٹھنڈک پایا جانا،
- ذی روح چیزوں کا ایک نہ ایک دِن مر جانا اور
- کسی شخص کا مسلمان یا ہندو خاندان میں پیدا ہو جانا

سب تقدیر مُبرم کی مثالیں ہیں، کیونکہ اسباب کے ذریعے یہ اثرات اور حقیقتیں ختم کرنا یا بدل ڈالنا انسان کے اختیار میں نہیں۔ نیز کسی انسان کو اپنی تقدیرِ مبرم بدلنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

2۔ **تقدیرِ معلّق**: وہ تقدیر جس کو ٹالنے یا بدلنے میں انسان کو اختیار حاصل ہو۔اِس میں کسی نتیجے کا تعلق پہلے سے اختیار کردہ سبب کے ساتھ مشروط ہوتا ہے۔ جیسے:

- کسی شخص کا روزانہ صبح کے وقت نیند کو قربان نہ کرنے اور بستر سے نہ اٹھنے کی وجہ سے نماز کا قضا ہونا تقدیر معلّق ہے۔ کیونکہ یہ تقدیر کچھ اسباب اختیار کرنے سے بدل سکتی ہے۔ جیسے یہ شخص اگر ہمت، غیرت اور چستی کا مظاہرہ کرلے تو الارم وغیرہ کے ذیعے بستر سے اُٹھ کر نیند کو بھگا سکتا ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے۔

- اگر کسی گاڑی کا ہارن، بریک یا ٹائر کئ دِنوں سے خراب ہے اور جاننے کے باوجود اِسے ہجوم میں تیز چلانے سے گریز نہ کیا جائے تو ایسی صورت میں کسی حادثے کا پیش آنا تقدیر معلّق ہوگا۔ کیونکہ گاڑی کی مرمت کرکے احتیاط کے ساتھ گاڑی چلانے سے حادثات سے بچا جاسکتا ہے۔
- اسی طرح بغیر چھتری کے کھلی بارش میں چلنے سے بھیگ جانا تقدیر معلق ہے۔
- اور اگر کسی انسان کے اکثر اعمال اچھے ہوں تو اُس کی وجہ سے اُس کا جنت میں جانا، یا اگر کسی انسان کے اکثر اعمال بُرے ہوں تو اُس کی وجہ سے اُس کا جہنم میں جانا بھی تقدیر معلق ہے۔

تقدیر معلق اگر اچھی ہو، تو اِس پر خوش ہو کر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے، اِسے اگر مزید بہتر کرنا ممکن ہو تو کوشش کی جائے۔ لیکن اگر تقدیر معلّق بُری ہو تو اِس کے وجوہات تلاش کرکے اِسے ختم کرنے، ٹالنے یا بدلنے کی کوشش کی جائے۔ کوشش کے باوجود اگر کوئی بُری تقدیر معلّق نہ بدلے تو مایوس نہ ہوں، بلکہ صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے کوشش جاری رکھی جائے۔ اور اللہ سے دعا کی جائے۔ کیونکہ کچھ تقدیریں بدلنے میں وقت زیادہ لیتی ہیں۔ تقدیر کے حوالے سے علامہ اقبال کا شعر ہے،

"تقدیر کے پابند ہیں نباتات و جمادات۔۔۔۔ مومن تو بس احکامِ الٰہی کا ہے پابند"

چنانچہ مسلمان نے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی ﷺ کے طریقے پر چلنا ہے، تقدیر کے فیصلوں کی پرواہ نہیں کرنی۔ صرف یہ ماننا لازمی ہے کہ تقدیر مبرم ہو یا معلق، خیر کی ہو یا شر کی، اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی پیشنگوئی اور اندازے کے ذریعے معلوم ہے۔ اور سب کچھ پہلے سے اللہ کے ہاں لکھا جا چکا ہے۔

نیز تقدیر پر زیادہ بحث کی وجہ سے پُرانے لوگ الجھ چکے تھے اور دین و مذہب اور یہاں تک کہ زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھ چکے تھے۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے تقدیر کے موضوع پر تفصیلی بحث کرنے سے منع فرمایا ہے۔

یہ اسلام کی چھ بنیادی عقائد ہوگئیں، جنہیں ماننا اور یقین کی حد تک اِنہیں پکا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے اور اِن میں تھوڑا سا شک کرنا کفر یا کفر کی طرف لے جانے والا ہے۔

◄ A3- اسلام کے بنیادی عبادات/ارکانِ اسلام

(Basic Ways of Worship in Islam)

عبادت، عابد اور معبود کا مفہوم:

- **عبادت**: عبادت بندگی کرنے کو کہتے ہیں۔ عبادت وہ عمل ہے، جو خُدا کے حکم اور مرضی کے موافق ہو اور جس کے ذریعے خُدا کی کبریائی اور بندے کی عاجزی کا اظہار مقصود ہو۔ عبادت کے ذریعے بندے کا اپنے خالق کے ساتھ تعلّق قائم ہوتا ہے۔
- **عابد**: عبادت یا بندگی کرنے والے کو عابِد یا بندہ کہتے ہیں۔
- **معبود**: جس کی عبادت یا بندگی کی جاتی ہے، اُسے معبود کہتے ہیں۔ ہمارا معبودِ حقیقی صرف ایک اللہ تعالیٰ ہے۔

عبادات کے مکلّفین:

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے صرف انسانوں اور جِنّوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے یعنی صرف یہ دو مخلوقات عبادات کے مکلّف ہیں۔

اسلام کے بنیادی عبادات (یا) ارکانِ اسلام:

ارکان کے معنی:

- ارکان رکن کی جمع ہے، جس کے معنی 'ستون' کے ہیں۔ ستون پر کسی عمارت کے قائم رہنے کا دارومدار ہوتا ہے۔

ارکانِ اسلام:

- نبی اکرم ﷺ کے اِرشادِ گرامی کا مفہوم ہے۔ "اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر اُٹھائی گئی ہے۔اِس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ مُحمّد ﷺ اللّٰہ کے بندے اور اُس کے (آخری) رسول ہیں[1]، اور نماز قائم کرنا[2]، اور زکوۃ دینا[3]، اور حج ادا کرنا[4] اور رمضان کے روزے رکھنا[5] "۔ (بخاری و مسلم)
- نبی اکرم ﷺ کے درج بالا اِرشادِ گرامی کے مفہوم سے واضح ہے کہ ارکانِ اسلام کی تعداد پانچ ہے۔
- چونکہ مذہب اسلام کے قائم رہنے کا دارومدار اِن ارکان پر ہے اور اِن کو اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے، لہٰذا یہ ارکانِ اسلام کے نام سے مشہور ہوئے۔

اب ہر رکن کو مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

1۔ **توحید و رسالت کی گواہی دینا**: یعنی اِس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ مُحمّد ﷺ اللہ تعالیٰ کے (بندے اور اُس کے آخری) رسول ہیں۔

- توحید و رسالت کا مفہوم کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کے اِن الفاظ سے ماخوذ ہے۔

کلمہ طیبہ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

(ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمّد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔)

کلمہ شہادت: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔

(ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اور میں اِس بات کی (بھی) گواہی دیتا ہوں کہ مُحمّد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔)

- زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ توحید و رسالت کے مفہوم کا اقرار کرلینا ضروری ہے۔

2۔ **نماز قائم کرنا**: توحید و رسالت کے اقرار کے بعد دوسرے نمبر پر نماز قائم کرنا ہے۔ نماز ہر عاقل بالغ پر اپنے اوقات میں روزانہ پانچ وقت فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے۔ "نماز قائم کرو"۔ نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے، کہ اِسے جماعت کے ساتھ، صحیح وقت پر، اور ہمیشہ ادا کیا جائے۔ باجماعت نماز کا ثواب انفرادی طور پر ادا شدہ نماز سے 25 یا 27 گُنا زیادہ ہے۔ حدیث نبوی ﷺ کا مفہوم ہے۔ "جس نے قصداً نماز ترک کی اُس نے کفر کیا"۔ اسی طرح جب دوزخیوں سے دوزخ میں جانے کا سبب پوچھا جائے گا تو وہ کہیں گے۔ "ہم نماز نہیں پڑھتے تھے"۔

3۔ **زکوۃ دینا**: نماز کے بعد تیسرے نمبر زکواۃ ادا کرنا ہے۔ اگر مسلمان اتنا مالدار ہے کہ اُس کی ملکیت میں زکواۃ کے نصاب کے برابر مالیت سال بھر رہتی ہے، تو اُس پر اُس مالیت کا چالیسواں حصہ (یا 2.5٪ حصہ) زکوۃ کے مستحقین کو دینا فرض ہے۔ زکواۃ کا مستحق ایسا شخص ہے جو اتنا غریب ہے کہ اُس کی ملکییت زکوۃ کے نصاب کو نہیں پہنچتی۔ یعنی جس پر زکوۃ فرض نہیں اور غریب ہے۔ البتہ زکوۃ دینے میں سب سے پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں میں غریب ترین مستحق کو ترجیح دی جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ کا مفہوم ہے، "اور زکواۃ ادا کرو اور اللہ کو اچھا قرض دو"۔ اسلامی معاشرہ کے معاشی نظام کا بہترین حل زکوۃ کے صحیح ادائیگی میں ہے۔

4۔ **بیت اللہ کا حج کرنا**: زکوۃ کے بعد چوتھے نمبر پر زندگی میں ایک مرتبہ صاحب استطاعت مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی بیت اللہ کا حج کرنا ہے۔ صاحب استطاعت سے مراد وہ شخص ہے، جس پر زکوۃ فرض ہو اور اُس کے ساتھ بنیادی

ضروریات (یعنی بیوی بچوں کے اخراجات) کے علاوہ اتنا اضافی خرچہ ہو کہ وہ آنے جانے اور قیام و طعام کا خرچہ آسانی سے ادا کر سکے۔ ارشادِ باری تعالیٰ کا مفہوم ہے۔ "اور استطاعت رکھنے والوں پر اللہ کے لئے اُس کے گھر کا حج فرض کیا گیا ہے"۔ ارشادِ نبوی ﷺ کا مفہوم ہے۔ "جس نے صحیح حج کیا اور اِس میں گناہوں اور نافرمانیوں سے بچا رہا تو وہ ایسا ہو کر لوٹے گا جیسا وہ اُس دِن تھا، جب اُس کی ماں نے اُسے جنا"۔

5۔ **<u>رمضان کے روزے رکھنا</u>:** ارکانِ اسلام پر مشتمل حدیث کی رو سے اسلام کا پانچواں رُکن رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ کا مفہوم ہے۔ "تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں، تاکہ تم پرہیزگار بنو"۔ روزہ سے مُراد صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے خود کو روکے رکنا ہے۔ نیز صبح صادق سے پہلے سحری کرنا اور رات کو تراویح پڑھنا رمضان کے مہینے کے سنت ہیں۔ اِس کے علاوہ نوافل، ذکر واذکار اور تلاوتِ قرآن کا بھی خوب اہتمام کیا جائے۔

[نوٹ: درج بالا عبادات کے علاوہ وہ تمام کام جو خُدا کے حکم اور اُس کے رسول ﷺ کے طریقے کے موافق ہوں، وہ بھی عبادت کے مفہوم میں داخل ہیں۔ اوپر صرف اُن عبادات کا ذکر کیا گیا جنہیں اسلام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے اور ارکانِ اسلام کے نام سے مشہور ہیں۔]

***

*****

واللہ اعلم!

(اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّ آلِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ)